اخبار و افکار

وقائع نگار ——————————— ٥

۲۴ فروری کی صبح ۱۰ بجے جرمن قانون دان پروفیسر کیولنز (K U L Z) ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں تشریف لائے اور ارکانِ ادارہ کو اپنے افکار و خیالات سے مستفید فرمایا۔ پروفیسر کیولنز برلن میں سپریم کورٹ کے ڈپٹی چیف جسٹس اور گیٹس یونیورسٹی مغربی جرمنی میں انتظامی قانون کے استاد ہیں، آج کل مہمان پروفیسر کی حیثیت سے پنجاب یونیورسٹی میں اپنے مضمون پر لیکچر دے رہے ہیں۔ ان کی آمد سے فائدہ اٹھا کر کتب خانے کے دارالمطالعہ میں ایک غیر رسمی مجلسِ مذاکرہ منعقد کی گئی، جس میں ڈائرکٹر اور جملہ ارکانِ ادارہ نے شرکت کی۔ سب سے پہلے جناب ڈائرکٹر نے مہمان پروفیسر کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد ان سے درخواست کی گئی کہ مغربی ممالک میں اُمبُدسمن (OMBUDSMAN) کے متعلق حاضرین کو بتائیں۔

پروفیسر موصوف نے پہلے اس اصطلاح کی لغوی تشریح کی۔ اور اس کے بعد اس کے اصطلاحی مفہوم کی وضاحت کے ساتھ اُمبُدسمن کی ضرورت و اہمیت، اس کے فرائضِ منصبی، دائرۂ عمل اور طریقِ کار کی بابت تفصیل سے بتایا۔ اُمبُد جرمانک لفظ ہے جس کے معنی ہیں آفس۔ اُمبُدسمن آفیسر کا مترادف ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اُمبُدسمن کا عہدہ نائب وزیر کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ سنگین نوعیت کی شکایات اور بدعنوانیوں کا فوری تدارک کرے۔ یوں تو زندگی کے ہر شعبے میں جہاں کہیں بھی بدعنوانی ظلم یا زیادتی موجود ہو اُمبُدسمن کے پاس اس کی داد فریاد کی جا سکتی ہے۔ مگر فوج کا محکمہ خاص طور سے اُمبُدسمن کی ذمہ داری ہے۔

ارکانِ ادارہ میں سے بعض لوگوں نے اُمبُدسمن کو مسلمانوں کے "قاضی" سے مماثل قرار دیا۔ ایک صاحب نے کہا اس کا مفہوم مسلمانوں کے نظامِ حکومت میں صاحب المظالم سے قریب تر ہے جن کے ذمے یہ فریضہ

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

ہوتا تھا کہ ظالم کے خلاف مظلوم کی داد رسی کرے۔

ایک دلچسپ سوال اس ضمن میں یہ اُٹھایا گیا کہ اُمبدسمن اگر خود بدعنوانیوں کا شکار ہو جائے، تو اس کا تدارک کیونکر کیا جائے گا۔ اس کے لئے کچھ اور انسدادی تدابیر اختیار کرنی پڑیں گی اور یہ سلسلہ یوں ہی دراز ہوتا چلا جائے گا۔ اس کی مثال یُوں دی گئی کہ انسداد جرائم کے لئے تقریباً ہر ملک میں پولیس اور دوسرے محکمے قائم ہیں لیکن جب ان میں کرپشن پھیل گیا تو اینٹی کرپشن کا محکمہ قائم کرنا پڑا۔ لیکن آگے چل کر یہ محکمہ خود کرپشن میں مبتلا ہو گیا اور مظلوم عوام کی پریشانیاں جوں کی توں رہیں۔ اس سے مقصود اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ انسانوں کا بنایا ہُوا کوئی نظام یا ادارہ، وہ کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو، اس میں کہیں نہ کہیں بنیادی نقص باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے یا وہ دیرپا ثابت نہیں ہوتے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ انسان کے اجتماعی اور انفرادی مسائل کے حل کے لئے آسمانی ہدایت کی طرف رجوع کیا جائے۔

اسلام میں انسداد جرائم کی خارجی تدابیر کو بھی اہمیت حاصل ہے مگر زیادہ زور انسان کی باطنی اصلاح پر صرف کیا جاتا ہے۔ انسان میں ایسی قدریں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ انسان خود اپنے اندرونی احساس اور ضمیر کی آواز پر غلط کام سے باز رہے۔ اسے کسی محتسب کی گرفت کا ڈر نہیں ہوتا پھر بھی وہ خدا کے ڈر سے بُرے کام کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ آخرت کی جوابدہی کے خوف سے اپنی نگرانی خود کرتا ہے۔ ایک اسلامی معاشرہ میں اُمبدسمن خود انسان کا نفس لوامہ ہوتا ہے جو نفس امارہ کی لگام کو تھامے رکھتا ہے۔

یہ مذاکرہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ وقت کا زیادہ حصہ اُمبدسمن کی توضیح و تشریح میں صرف ہُوا۔ بعض لوگوں نے انتظامی قانون کے متعلق بھی سوالات کئے جس پر پروفیسر کیولز نے خاطر خواہ روشنی ڈالی۔ پروفیسر موصوف نے اسلام کے قانونی نظام اور پاکستان کے آئینی مسائل کے متعلق بعض سوالات کئے، باہمی تبادلۂ خیال کی یہ فضا ہر لحاظ سے مفید اور دلچسپ تھی۔ اختتام پر چائے کا دَور ہُوا۔

رخصت ہونے سے پہلے پروفیسر کیولز نے ڈائرکٹر کی معیت میں کتب خانے کا معائنہ کیا۔ وہ کتب خانہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئے اور مہمانوں کی رائے کے رجسٹر میں تعریف و تحسین کے کلمات درج کئے۔